خطبة ابی بکر الصدیق رضی الله عنه

فحمد الله ، وأثنى علیه بالذی هو أهله ، ثم قال : أمابعد أیهاالناس ، فانی قد ولیت علیکم و لست بخیرکم، فان أحسنت فأعینونی ، وإن أسأت فقوّمونی ، الصدق أمانة ، والکذب خیانة ، والضعیف فیکم قویّ عندی حتی أریح علیه حقه إن شاء الله، والقویّ فیکم ضعیف عندی حتی آخذ الحق منه إن شاء الله ، لا یدَعُ قوم الجهاد فی سبیل الله إلا ضربهم الله بالذّل، ولا تشیع الفاحشة فی قوم قطُّ إلا عَمَّهُمُ الله بالبلاء، أطیعونی ما اطعت الله ورسوله ، فاذا عصیتُ الله و رسوله فلا طاعة لی علیکم ۔

آٹھویں صدی ہجری میں عربی سیرت نگاری

ڈاکٹر محمد اکبر ملک ☆

آنحضورﷺ کی سیرت طیبہ ایک ایسا محبوب موضوع ہے جس پر قرون اولیٰ سے اب تک ہزاروں علماء اور محققین نے پرخلوص انداز میں خامہ فرسائی کی ہے اور سیرت کے ہر پہلو پر ہر زمانے، ہر زبان اور دنیا کے ہر خطہ میں بیشمار منظوم و منثور کتابیں لکھی گئی ہیں۔ رسول کریمﷺ کی سیرت کا یہ معجزہ ہے کہ مسلم اور غیر مسلم کی قید سے بالاتر ہو کر اصحاب علم و فضل نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور اس بحر ناپیدا کنار سے نہایت محبت اور عقیدت کے ساتھ اپنی اپنی بساط کے مطابق موتی سمیٹنے کی کوشش کی ہے۔ اس موضوع پر تصنیف و تالیف کا سلسلہ بدستور جاری ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک یہ تسلسل برقرار رہے گا۔

آٹھویں صدی ہجری میں جلیل القدر حفاظ، محدثین، مفسرین، مجتہدین، متکلمین اور فقہاء پیدا ہوئے جنہوں نے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کی خدمات سے علوم شرعیہ کو زندہ رکھا، اس سلسلہ میں انہوں نے اپنی عمریں صرف کر دیں۔ معروف سکالر ابو زہرہ نے آٹھویں صدی ہجری کو ملت اسلامیہ کا کثیر علمی دور قرار دیا ہے (۱)۔ اس زمانے میں علمی تحریک کے نتیجے میں تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف اور عقائد کے موضوع پر بیش قیمت تصانیف منظر عام پر آئیں۔ اسی دور میں سیرت نگاری کے میدان میں بھی کئی اہل فن نے طبع آزمائی کی اور اپنی اپنی صلاحیتوں کے خوب جوہر دکھائے۔ مذکورہ عہد میں عربی زبان میں سیرت کی متعدد کتابیں تصنیف کی گئیں۔ زیر نظر مضمون میں اس دور کی چند معروف کتب سیرت کا اجمالی تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

☆ لیکچرار، شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ ایس ای کالج، بہاول پور

۱۔ المختصر فی سیرة سید البشر   عبدالمؤمن الدمیاطی (۶۱۳۔۷۰۵ھ)(۲)

شرف الدین ابومحمد عبدالمؤمن بن خلف الدمیاطی دمیاط (مصر) میں پیدا ہوئے ۔ حصول علم کے لیے آپ نے حجاز ، دمشق ، حلب ، حماہ ، جزیرہ اور بغداد کا سفر کیا اور بہت سے شیوخ سے علمی فیض حاصل کیا ۔ آپ فقہ ، حدیث اور لغت کے ماہر تھے ۔ فقہاء شافعیہ کے اکابرین میں آپ کا شمار ہوتا ہے ۔ آپ نے قاہرہ میں وفات پائی ۔ مصنف ممدوح کی تصنیف ''المختصر فی سیرة البشر'' کے حوالے اکثر کتابوں میں نظر آتے ہیں ۔ یہ کتاب تقریباً ایک سو صفحات پر مشتمل ہے ۔ پٹنہ کے کتب خانے میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے ۔ (۳)

۲۔ سیرت خلاطی   علی القادوسی (........۷۰۸ھ)

علم الدین علی بن محمد الخلاطی ، القادوسی ، الرکابی ، الحنفی ، مصر کے مشہور عالم تھے ۔ ''شرح الهدایه للمرغینانی'' ان کی نامور کتاب ہے ۔ آپ نے سیرت کے موضوع پر ایک کتاب لکھی (۴) جو عموماً ''سیرت خلاطی'' کے نام سے معروف ہے ۔

۳۔ مختصر سیرت ابن هشام   احمد الواسطی (۶۵۷۔۷۱۱ھ)

عماد الدین ابو العباس احمد بن ابراہیم الواسطی ، البغدادی ، الحنبلی ، الدمشقی مشرقی واسط میں پیدا ہوئے اور دمشق میں وفات پائی ۔ فقہ اور تصوف میں آپ کو بلند مقام حاصل تھا ۔ عبادت و ریاضت ، تصنیف و تالیف اور ذکر و فکر آپ کی زندگی کا معمول تھا ۔ دمشق میں علامہ ابن تیمیہ کی رہنمائی میں آپ نے سیرة نبوی کا مطالعہ کیا ۔ بعد ازاں موصوف نے سیرت ابن ہشام کی تلخیص کی ۔ (۵) واسطی کی مذکورہ کتاب کا ایک مخطوطہ انقرہ میں انجمن تاریخ ترکی کے کتب خانے میں زیر نمبر (۶۸۱) محفوظ ہے ۔ (۶)

۴۔ عیون الاثر فی فنون المغازی و الشمائل و السیر   ابن سیدالناس (۶۷۱۔۷۳۴ھ)

ابو الفتح محمد بن محمد ابن سید الناس الاندلسی ، الاشبیلی ، الشافعی قاہرہ میں پیدا ہوئے ۔ آپ نے علوم اسلامیہ میں سے حدیث نبویؐ میں تخصص کیا اور ایک مدت تک مدرسہ ظاہریہ میں حدیث کا

درس دیتے رہے ۔ ایک مؤرخ نے آپ کو محدث ، حافظ ، مؤرخ ، فقیہ ، ناظم ، ناثر ، نحوی ، اور ادیب کے القابات سے یاد کیا ہے ۔ آپ نے قاہرہ میں وفات پائی ۔ (۷)

ابن سید الناس نے ''عیون الاثر'' کو دو جلدوں میں تصنیف کیا ہے ۔ یہ کتاب ۱۳۵۶ھ میں مصر میں شائع ہوئی ۔ بعد ازاں یہ کتاب دار الفکر اور دار الافاق الجدیدہ بیروت سے شائع ہوئی ہے ۔ مذکورہ کتاب اپنے فن پر بڑی جامع ، متین اور معتبر و مستند کتاب ہے ، لیکن ابن القولع محمد بن محمد (م ۷۳۸ھ) کہتے ہیں کہ ابن سید الناس نے مجھے ''عیون'' دکھائی تو میں نے اس میں سوا سی جگہوں پر نشان لگائے جہاں ان کو وہم ہوا ہے ۔ (۸)

حافظ برہان الدین ابراہیم بن محمد الحلبی (م ۸۴۱ھ) نے ''نور النبراس فی سیرة ابن سید الناس'' کے نام سے ''عیون الاثر'' کی نہایت محققانہ شرح لکھی ہے ۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ہے اور مفید معلومات کا خزانہ ہے ۔ ندوہ کے کتب خانہ میں اس کا ایک نہایت عمدہ نسخہ موجود ہے ۔ (۹) ابن سید الناس نے رسول اللہ ﷺ کی مدح میں ایک قصیدہ بھی لکھا جو ''بشری اللبیب فی ذکر الحبیب'' کے نام سے معروف ہے ۔ (۱۰)

۵۔ المورد العذب الهنی فی الکلام علی سیرة عبدالغنی   عبدالکریم الحلبی (۶۶۴۔۷۳۵ھ)

قطب الدین ابو علی عبدالکریم بن عبدالنور الحلبی ، المصری ، الحنبلی بحیثیت محدث اور مؤرخ بہت مشہور ہیں ۔ آپ حلب میں پیدا ہوئے اور متعدد شیوخ سے فیضیاب ہوئے ۔ آپ نے صحیح بخاری کی دس جلدوں میں شرح کی ۔ ''کتاب الاربعین فی الحدیث'' ان کی معروف کتاب ہے ۔ موصوف نے ''السیرة النبویه ، عبدالغنی المقدسی'' (م ۶۰۰ھ) کی شرح دو جلدوں میں کی اور اس کا نام ''المورد العذب الهنی فی الکلام علی سیرة عبدالغنی'' رکھا ۔ آپ نے مصر میں وفات پائی ۔ (۱۱)

۶۔ سیرة خیر الخلائق محمد المصطفیٰ سید اهل الصدق و الوفاء   علی الخازن (۶۷۸۔۷۴۱ھ)

علاء الدین ابو الحسن علی بن محمد بن ابراہیم الشیحی ، البغدادی ، الشافعی تفسیر اور حدیث کے بہت بڑے عالم تھے ۔ آپ بغداد میں پیدا ہوئے اور ایک عرصے تک دمشق میں قیام پذیر رہے ۔

آپ نے دمشق میں خانقاہ سمیساطیہ کے مدرسہ میں خازن کتب تھے۔ آپ نے حلب میں وفات پائی۔ موصوف نے ''لباب التاویل فی معانی التنزیل'' کے نام سے تین جلدوں میں قرآن مجید کی تفسیر لکھی جو تفسیر خازن کے نام سے معروف ہے۔ (۱۲) علی الخازن نے سیرت نبویہ پر ایک مطول کتاب مرتب کی (۱۳) صاحب معجم المؤلفین نے اس کتاب کو ''سیرۃ خیر الخلائق محمد المصطفیٰ سید اھل الصدق والوفاء'' کے نام سے موسوم کیا ہے۔ (۱۴)

۷۔ کتاب المغازی شمس الذھبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)

شمس الدین ابوعبداللہ بن احمد الذھبی دمشق میں پیدا ہوئے۔ بعد ازاں قاہرہ منتقل ہو گئے اور کئی ملکوں کا علمی سفر کیا۔ آپ نے دمشق میں وفات پائی۔ آپ عظیم مؤرخ، ماہر علم الرجال اور معروف محدث تھے۔ آپ کو مؤرخ الاسلام اور شیخ المحدثین بالشام کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ تاریخ الاسلام الکبیر، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، طبقات الحفاظ، طبقات مشاہیر القراء آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ امام موصوف کی ''کتاب المغازی'' مروج اور متداول ہے۔ یہ کتاب دراصل ان کی ''تاریخ'' کی پہلی جلد ہے جسے الگ شائع کیا گیا ہے۔ (۱۵)

۸۔ السیرۃ النبویہ ابن الترکمانی (۶۸۳۔۷۵۰ھ)

قاضی القضاۃ علاء الدین ابوالحسن علی بن عثمان الماردینی، المصری، الحنفی المعروف بابن الترکمانی قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے مختلف علوم میں دسترس پائی اور درس و افتاء کو مشغلہ زندگی بنایا۔ آپ مصر کے نامور فقیہہ، مفسر، لغوی، حاسب، شاعر، ادیب اور ناثر تھے۔ قاہرہ میں منصب قضاء پر فائز تھے اور یہیں وفات پائی۔ (۱۶)

۹۔ زاد المعاد فی ھدی خیر العباد ابن قیم الجوزیہ (۶۹۱۔۷۵۱ھ)

شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن ابوبکر الزرعی، الدمشقی، الحنبلی المعروف بابن قیم الجوزیہ دمشق میں پیدا ہوئے اور یہیں وفات پائی۔ آپ بحیثیت فقیہہ، مجتہد، مفسر، متکلم، نحوی اور محدث معروف ہیں۔ (۱۷) تصنیف و تالیف کے میدان میں بھی آپ خوب شہرت یافتہ ہیں۔ سیرت کے

موضوع پر آپ کی کتاب ''زاد المعاد'' چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب سیرت بالخصوص اخلاق نبوی ﷺ کے موضوع پر ایک انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ قابل قدر کتاب اپنی افادیت کی وجہ سے کئی بار چھپ چکی ہے۔ رئیس احمد جعفری نے اس کا اردو ترجمہ کیا ہے جو نفیس اکیڈمی، کراچی سے شائع ہوا ہے۔

۱۰۔ المنتقیٰ فی مولد المصطفیٰ ، الگازرونی (......۷۵۸ھ)

سعد الدین محمد بن مسعود الگازرونی فقیہہ اور محدث تھے۔ آپ نے سیرت کے موضوع پر ''المنتقیٰ فی مولد المصطفیٰ'' کے نام سے عربی میں کتاب لکھی۔ فارسی میں اس کا ترجمہ ان کے فرزند عفیف الدین الگازرونی (م تقریباً ۷۶۰ھ) نے کیا۔ پھر اسی فارسی ترجمہ سے ترکی میں ایک اس کتاب کا ترجمہ ہوا۔ حاجی خلیفہ نے اس کے برعکس یہ لکھا ہے کہ اصل کتاب فارسی میں ہے اور فارسی سے اس کا ترجمہ عربی میں ہوا جو صحیح نہیں ہے۔ (۱۸)

۱۱۔ الزھر الباسم فی سیرۃ ابی القاسم مغلطائی (۶۸۹۔۷۶۲ھ)

علاء الدین ابوعبداللہ مغلطائی بن قلیج، البکجری، الترکی، المصری، الحنفی مصر کے نامور محدث حافظ، مؤرخ اور ماہر انساب تھے۔ مدرسہ مظفریہ میں شیخ الحدیث تھے۔ آپ نے ایک سو سے زائد کتابیں تصنیف کیں۔ (۱۹) موصوف نے ''الزھر الباسم فی سیرۃ ابی القاسم'' کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ (۲۰) اس کتاب کا قلمی نسخہ زیر نمبر ۸۶۴، لیڈن میں موجود ہے۔ (۲۱) علامہ مغلطائی نے ''الزھر الباسم'' کو مختصر کر کے اس کے ساتھ خلفاء کی تاریخ شامل کی اور اس کتاب کو ''اشارۃ الی سیرۃ المصطفیٰ و آثار من بعدہ الخلفاء'' کے نام سے موسوم کیا (۲۲) یہ کتاب مصر سے ۱۳۴۶ھ میں شائع ہو چکی ہے۔ شمس الدین محمد بن احمد الباعونی (م ۸۷۰ھ) نے اس کتاب کو ''منحۃ اللبیب فی سیرۃ الحبیب'' کے نام سے منظوم انداز میں تصنیف کیا ہے۔ (۲۲الف)

یحییٰ بن حمیدہ الحلبی المعروف بابن ابی طے (م ۷۳۰ھ) نے تین جلدوں میں سیرت مغلطائی کا خلاصہ لکھا۔ اس طرح حافظ دمیاطی، علاء الدین علی بن محمد الخلاطی اور قاسم بن قطلو بغا الحنفی (م ۸۷۹ھ)

نے بھی سیرت مغلطائی کی تلخیص کی ہے۔ ابو البرکات محمد بن عبدالرحیم (م ۷۷۶ھ) کے اختصار کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ (۲۳) ڈاکٹر صلاح الدین المنجد نے مغلطائی کی ایک اور کتاب ''خصائص النبیؐ'' کی نشاندہی کی ہے۔ اس کا مخطوطہ (نمبر: ۳۶۵۰) الخزانۃ الملکیۃ رباط میں پایا جاتا ہے۔ (۲۳الف)

۱۲۔ السیرۃ النبویۃ، ابن نقاش (۷۲۵-۷۶۳ھ)

شمس الدین ابوامامہ محمد بن علی الدکالی، الشافعی، ابن نقاش کے نام سے معروف تھے۔ آپ واعظ، مفسر، فقیہہ، نحوی اور شاعر تھے اور متعدد فنون میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔ قاہرہ میں آپ نے وفات پائی۔ آپ نے ''السابق اللاحق'' کے نام سے قرآن مجید کی طویل تفسیر لکھی۔ (۲۴) علامہ موصوف نے بھی ''سیرت نبویؐ'' کی تالیف کی۔ (۲۵)

۱۳۔ العرف الذکی فی النسب الزکی، ابوالمحاسن الحسینی (۷۱۵-۷۶۵ھ)

شمس الدین ابوالمحاسن محمد بن علی الحسینی مشہور مؤرخ تھے۔ آپ دمشق میں پیدا ہوئے اور یہاں کے علماء کی ایک بڑی تعداد سے مستفیض ہوئے۔ آپ بے شمار ضخیم و مختصر کتب کے مصنف ہیں۔ آپ نے ''العرف الذکی فی النسب الزکی'' کے نام سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب مبارک پر ایک کتاب لکھی اس کا ایک مخطوطہ (نمبر ۹۵۱۶) برلین میں موجود ہے۔ (۲۵الف)

۱۴۔ مختصر السیرۃ النبویۃ، ابن جماعۃ (۶۹۴-۷۶۷ھ)

عز الدین ابوعمر عبدالعزیز بن محمد بن جماعہ الکنانی، الشافعی دمشق میں پیدا ہوئے۔ بعد ازاں مصر میں مقیم ہوگئے۔ آپ فقہ اور حدیث کے بہت بڑے عالم تھے۔ معروف مملوک بادشاہ ناصر محمد بن قلاوون (م ۷۴۱ھ) نے آپ کو شام کا قاضی القضاۃ مقرر کیا۔ ۷۶۷ھ میں آپ حج کے لیے مکہ گئے اور وہیں وفات پائی۔ قاضی موصوف نے ''مختصر سیرت نبوی'' تصنیف کی (۲۶) اس کتاب کا ایک مخطوطہ مکتبہ بایزید (نمبر ۵۲۹۵) میں ۲۹ اوراق میں موجود ہے۔ ایک اور نسخہ بھی اسی مکتبہ میں (نمبر ۵۲۹۶) موجود ہے۔ یہ نسخہ ۴۴ اوراق میں موجود ہے۔ (۲۷)

۱۵۔ السیرۃ النبویۃ، ابن کثیر (۷۰۱-۷۷۴ھ)

عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر البصری، الدمشقی، الشافعی شام کے مستند مؤرخ، عظیم مفسر اور بلند پایہ محدث اور فقیہہ تھے۔ آپ بُصریٰ کے مضافات میں پیدا ہوئے اور دمشق میں وفات پائی۔ (۲۷) آپ اپنے زمانے کے ممتاز علماء سے مستفیض ہوئے اور تفسیر، حدیث، فقہ، اصول، تاریخ اور دیگر علوم میں مہارت حاصل کی۔ آپ کثیر التصانیف ہیں۔ تفسیر القرآن العظیم اور البدایہ والنھایہ آپ کی شہرہ آفاق کتابیں ہیں۔

''السیرۃ النبویۃ'' امام ابن کثیر کی کوئی مستقل علیحدہ تصنیف نہیں ہے بلکہ ان کی اپنی ضخیم تاریخ ''البدایہ والنھایہ'' میں سیرت نبویؐ کا جو طویل حصہ ہے۔ (۲۹) اسے معروف محقق مصطفیٰ عبدالواحد نے من وعن علیحدہ چار جلدوں میں اور اس کا ضمیمہ ''شمائل الرسول و دلائل نبوۃ و فضائلہ و خصائصہ'' کے نام سے ایک جلد میں شائع کیا ہے۔ (۳۰)

امام ابن کثیر کی ''السیرۃ النبویۃ'' اور شمائل الرسولؐ'' مستند تصانیف ہیں جنہیں موصوف نے تفاسیر قرآن، حدیث اور سیرت کے معروف مصادر کی روشنی میں مرتب کیا ہے۔ امام صاحب کی دیگر کتب سیرت یہ ہیں:

الف۔ الفصول فی سیرۃ الرسول

ابن کثیر کی اس کتاب کو ''سیرۃ صغیرہ'' بھی کہا جاتا ہے۔ (۳۱) حاجی خلیفہ نے اس کو الفصول فی اختصار سیرۃ الرسولؐ'' کے نام سے موسوم کیا ہے۔ (۳۲) ۱۳۵۷ھ میں پہلی مرتبہ یہ کتاب قاہرہ سے اس نام سے چھپی۔ (۳۳) بعد ازاں محققین محمد العید الخطر اوی اور محی الدین مستو نے ۱۳۹۹-۱۴۰۰ھ میں اس کو ''الفصول فی سیرۃ الرسولؐ'' کے نام سے مدینہ منورہ سے شائع کیا۔

ب۔ ذکر مولدِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم و رضاعہ

یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت اور رضاعت کے بارے میں ایک مختصر رسالہ ہے جسے علامہ ابن کثیر نے احادیث اور آثار کی روشنی میں تصنیف کیا ہے۔ یہ رسالہ صلاح الدین المنجد کی

تحقیق سے ۱۹۶۱ء میں بیروت سے شائع ہوا۔ بعض خامیوں کے پیش نظر محمود الارناؤوط اور یاسین محمد السواس نے دوبارہ اس رسالے پر تحقیق کی اور اسے ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء میں دمشق سے شائع کیا۔ یہ رسالہ مقدمہ اور فہارس سمیت ۷۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ امام ابن کثیر نے قرآن مجید کی آیت ﴿لقد من الله على المؤمنين ....﴾ (۳۴) سے اس رسالے کے آغاز کیا ہے اور حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کے چند اشعار پر اسے ختم کیا ہے۔

۱۶۔ المقتفیٰ فی ذکر فضائل المصطفیٰ ، ابن حبیب الحلبی (۷۱۰-۷۷۹ھ)

بدر الدین ابو محمد الحسن بن عمر بن حبیب الدمشقی ، الحلبی ، دمشق میں پیدا ہوئے اور حلب میں تعلیم پائی ، یہاں آپ کے والد محتسب کے عہدے پر تعینات تھے۔ آپ نے مصر اور حجاز کا علمی سفر کیا اور پھر شام میں مستقل قیام کیا۔ موصوف حلب میں محتسب کے عہدے پر فائز تھے اور یہیں وفات پائی۔ (۳۵)

علامہ ابن حبیب حلبی ایک مشہور مؤرخ، خطیب اور ماہر علوم تھے۔ آپ نے ''المقتفیٰ فی ذکر فضائل المصطفیٰ '' کے نام سے سیرت نبویؐ پر ایک کتاب تصنیف کی۔ (۳۶) اس کتاب کا ایک مخطوطہ ایا صوفیا (نمبر ۳۳۸۸) اور ایک دار الکتب المصریہ (نمبر ۳۰۹) میں محفوظ ہے۔ ایا صوفیا کا نسخہ ۹۴ اوراق میں ہے۔ (۳۷)

۱۷۔ طراز الحلة و شفاء الغلة ، ابوجعفر الرعینی (۷۰۰-۷۷۹ھ)

ابوجعفر احمد بن یوسف الرعینی ، الغرناطی ، الاندلسی ادیب ، ناثر ، شاعر اور نحو و عربیت کے ماہر تھے۔ (۳۸) انہوں نے حج کا سفر کیا اور ان کی ملاقات ایک نابینا عالم محمد بن جابر الاندلسی (م ۷۸۰ھ) سے ہوئی۔ دونوں نے شام کا سفر کیا۔ پھر قاہرہ ، دمشق اور حلب پہنچے۔ اس دوران دونوں نے ابو حیان ، احمد بن علی الجزری اور جمال الدین ابوالحجاج المزی (۷۴۲ھ) سے حدیث کا سماع کیا۔ ابوجعفر الرعینی اور ابن جابر الاعمیٰ طویل عرصے تک رفاقت میں رہے۔ دونوں الاعمیٰ والبصیر (نابینا و بینا) کے نام سے معروف تھے۔ (۳۹)

ابوجعفر الرعینی نے اپنے رفیق ابن جابر کی تصنیف ''الحلیه السیراء فی مدح خیر الوریٰ '' کی شرح کی اور اسے ''طراز الحلة و شفاء الغلة '' کے نام سے موسوم کیا۔ (۴۰) صلاح الدین المنجد نے ان کی ایک کتاب ''السیرة والمولد النبویؐ '' کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کا مخطوطہ (نمبر ۴۹۴۔ مجامیع) دار الکتب المصریہ میں پایا جاتا ہے۔ (۴۱)

۱۸۔ العین فی مدح سید الکونین ، ابن جابر الاندلسی (۶۹۸-۷۸۰ھ)

شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن جابر الاندلسی ، الهواری ، المالکی ، النحوی ، الاعمیٰ ابوجعفر الرعینی (م ۷۷۹ھ) کے رفیق تھے۔ (۴۲) آپ شعر و شاعری اور عربیت کے عالم تھے۔ موصوف علمی مواد جمع کرتے اور نظمیں کہتے جبکہ رعینی اس کی کتابت کرتے۔ آپ کی تالیفات میں ''العین فی مدح سید الکونین'' اور ''الحلة السیراء فی مدح خیر الوریٰ'' (بدیعیة العمیان) کا تذکرہ ملتا ہے۔ (۴۳) صلاح الدین المنجد نے ان کی کتاب ''السیرة النبویة والمولد النبویة'' کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کا مخطوطہ (نمبر ۴۹۴۔ مجامیع) دار الکتب المصریہ میں پایا جاتا ہے۔ (۴۴)

۱۹۔ الفتح القریب فی سیرة الحبیب ، ابن الشہید (۷۲۸-۷۹۳ھ)

فتح الدین ابوالفتح محمد بن ابراہیم ابن الشہید رملہ (فلسطین) میں پیدا ہوئے۔ آپ نامور کاتب ، فن تفسیر کے ماہر ، فاضل انشاء پرداز اور شاعر تھے (۴۵) آپ نے سیرت ابن ہشام کو دس ہزار سے کچھ زیادہ ابیات میں نظم کیا اور اس کتاب کو ''فتح القریب فی سیرة الحبیب'' کے نام سے موسوم کیا۔ (۴۶)

۲۰۔ الدر السنیة فی نظم السیرة النبویة ، عبدالرحیم العراقی (۷۲۵-۸۰۶ھ)

زین الدین ابو الفضل عبد الرحیم بن الحسین العراقی ، المصری ، الشافعی ، مصر میں پیدا ہوئے اور قاہرہ شہر میں وفات پائی۔ (۴۶ الف) آپ نحو ، لغت ، قراءت ، حدیث ، فقہ اور اصول کے بلند پایہ عالم تھے۔ برھان حلبی (م ۸۶۱ھ) کہتے ہیں کہ میں نے فن حدیث میں ان جیسا عالم نہیں دیکھا۔ (۴۷) آپ کے اکثر اوقات تصنیف و تالیف اور صوم و صلوٰۃ میں گزرتے تھے۔ آپ شرم و حیا

کے پیکر، کثیر العلم، کثیر التواضع اور سلف صالحین کے پیرو تھے۔ آپ نہایت حسین وجمیل، نیک سیرت اور صاحب جاہ وحشمت تھے۔ (۴۸)

حافظ عراقی نے "الدرر السنیة فی نظم السیرة النبویة" کے نام سے الفیہ لکھا۔ (۴۹) یہ ایک ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔ اس کے مخطوطات دار الکتب الظاہریہ (نمبر ۸۳۲۴) اور سلیمانیہ (نمبر ۱۰۷۲/۲) میں پائے جاتے ہیں۔ (۵۰) "الفیہ فی السیرة" کے نام سے اس کا ایک مخطوطہ (نمبر ۱۰۹ اے آر الف ۲۶۸۴، II ۱۰۹) پنجاب یونیورسٹی لاہور (پاکستان) کی مرکزی لائبریری میں پایا جاتا ہے۔ علامہ عراقی کی نظم کی شرح الشہاب بن ارسلان (م ۸۴۴ھ) نے کی۔ حافظ ابن حجر العسقلانی (م ۸۵۲ھ) نے بھی "الفیہ" کے شروع کے چند اشعار کی شرح کی تھی، جسے بعد ازاں علامہ سخاوی (م ۹۰۲ھ) نے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ (۵۱)

۲۱۔ نظم الدرر من هجرة خیر البشر و شرحها، احمد الاقفہسی (قبل ۷۸۰ھ۔ ۸۰۸ھ)

شہاب الدین ابو العباس احمد بن عماد بن محمد بن یوسف (۵۲) الاقفہسی، القاہری، الشافعی المعروف بابن العماد کا شمار عظیم فقہاء شافعیہ میں ہوتا ہے۔ آپ نے نظم اور نثر دونوں میں بہت مفید کتابیں تصنیف کیں۔ موصوف نے ہجرت نبویؐ کے واقعات کو منظوم تحریر کیا اور اسے "نظم الدرر من هجرة خیر البشر" کے نام سے موسوم کیا۔ اس کی شرح بھی آپ نے خود ہی لکھی۔ (۵۳) حاجی خلیفہ اور اسماعیل پاشا نے اس کتاب کو "الدرة الضوئیة فی الهجرة النبویة" کے نام سے یاد کیا ہے۔ (۵۴) اس کتاب کا ایک نسخہ جامعہ استنبول کے کتب خانہ میں ۴۰ اوراق میں (نمبر ۳۱۱۲) کے تحت محفوظ ہے۔ (۵۵)

۲۲۔ السیرة النبویة، ابن الشحنہ (۷۴۹ھ۔ ۸۱۵ھ)

زین الدین ابو الولید محمد بن محمد الحلبی، الحنفی المعروف بابن الشحنہ حلب میں پیدا ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ آپ بحیثیت فقیہہ، اصولی، مفسر، ادیب، ناظم، نحوی اور مؤرخ معروف تھے۔ درس وافتاء اور تصنیف وتالیف آپ کی زندگی کے مشاغل تھے۔ آپ متعدد بار حلب، دمشق اور قاہرہ

میں منصب قضاء پر فائز ہوئے۔ آپ نے سیرة نبویؐ پر ایک کتاب تصنیف کی۔ (۵۶)

۲۳۔ نور الروض، محمد بن جماعہ (۷۴۹ھ۔ ۸۱۹ھ)

عز الدین محمد بن ابو بکر بن عبد العزیز الکنانی، الحموی، المصری، الشافعی، المعروف بابن جماعہ ینبع (بحر الاحمر کے ساحل پر ایک مقام) میں پیدا ہوئے۔ تعلیم وتربیت کے لیے قاہرہ میں منتقل ہوگئے۔ اور وہاں علامہ ابن خلدون (م ۸۰۸ھ) سے علمی فیض حاصل کیا۔ آپ مصر کے نامور فقیہہ، اصولی، محدث، متکلم، ادیب، نحوی اور لغوی تھے۔ آپ نے قاہرہ میں وفات پائی۔ (۵۷)

ابن جماعہ نے امام سہیلی (م ۵۸۱ھ) کی معروف تصنیف "الروض الانف" کی تلخیص کی اور اسے "نور الروض" کے نام سے موسوم کیا۔ (۵۸) بروکلمان نے "نور الروض" کو ایک اور جگہ ابو عمر عز الدین بن جماعہ (م ۷۶۷ھ) (۵۹) اور دوسری جگہ بدر الدین علی بن محمد بن برہان الدین بن جماعہ الکنانی (م ۷۳۳ھ) کی جانب منسوب کیا ہے جو غلط ہے (۶۰) اسی طرح ڈاکٹر سزگین نے بھی غلطی سے "نور الروض" کو سیرت ابن ہشام کی تلخیص بتایا ہے۔ (۶۱)

حوالہ جات

۱۔ ابوزہرہ، محمد بن احمد، ابن تیمیہ، حیاتہ وعصرہ۔ آراؤہ وفقہہ، ص ۱۵۲، ملتزم الطبع والنشر۔ دار الفکر العربی، قاہرہ، بدون تاریخ

۲۔ کحالہ، معجم المؤلفین، ۱۹۷/۲، مطبعۃ الترقی، دمشق، ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۷ء

۳۔ شبلی نعمانی، سیرۃ النبی ﷺ، جلد اول، مقدمہ، ص ۳۷، نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد، طبع پنجم، ۱۹۸۸ء

۴۔ کحالہ، معجم المؤلفین، ۱۹۱/۷

۵۔ ابوالفرج، عبدالرحمٰن بن شہاب الدین احمد، کتاب الذیل علی طبقات الحنابلہ لابن رجب، ص ۳۵۹-۳۶۰، مطبعۃ السنۃ المحمدیۃ، قاہرہ، ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۳ء؛ کحالہ، معجم المؤلفین، ۱۳۹/۱

۶۔ فؤاد سزگین، تاریخ التراث العربی، ۴۷۲/۱، الہیئۃ المصریۃ العامۃ للکتاب، ۱۹۷۷ء

۷۔ کحالہ، معجم المؤلفین، ۲۶۹/۱۱

۸۔ السخاوی، شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن، الاعلان بالتوبیخ لمن ذم اھل التاریخ، ترجمہ اردو ڈاکٹر سید محمد یوسف، ص ۱۹۰، مرکزی اردو بورڈ لاہور، بار اول، جون ۱۹۶۸

۹۔ شبلی نعمانی، سیرۃ النبی ﷺ، جلد اول، مقدمہ، ص ۳۸

۱۰۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۲۴۱/۱

الزرکلی، خیر الدین محمود، الاعلام، ۲۶۳/۷، مطبعۃ قاہرہ، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۳۷۸ھ؛ جرجی زیدان، تاریخ آداب اللغۃ العربیۃ، ۱۶۸/۳، دار الھلال قاہرہ، ۱۹۵۸ء

۱۱۔ حاجی خلیفہ، مصطفیٰ بن عبداللہ، کشف الظنون عن سامی الکتب والفنون، ۱۰۱۳/۲، وکالۃ المعارف استنبول ۶۰-۱۳۶۲ھ؛ کحالہ، معجم المؤلفین، ۳۱۸/۵

۱۲۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۱۵۴۰/۲، ابن العماد الحنبلی، عبدالحئی، شذرات الذہب فی اخبار من

ذہب، ۱۳۱/۲، منشورات دار الآفاق الجدیدۃ، بیروت، بدون تاریخ؛

الزرکلی، الاعلام، ۱۵۶/۵

۱۳۔ ابن حجر العسقلانی، شہاب الدین احمد بن علی، الدرر الکامنۃ فی اعیان المائۃ الثامنۃ، ۱۷۱/۳، دار الکتب الحدیثۃ، قاہرہ، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۶ء

۱۴۔ کحالہ، معجم المؤلفین، ۱۷۸/۷

۱۵۔ مطبوعہ دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان، تحقیق: الدکتور عمر عبدالسلام تدمری، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء

۱۶۔ السخاوی، الاعلان بالتوبیخ، اردو ترجمہ، ص ۱۹۱، اسماعیل پاشا البغدادی، ھدیۃ العارفین، اسماء المؤلفین وآثار المصنفین، ۲۰/۱، استنبول ۱۹۵۵ء؛ کحالہ، معجم المؤلفین، ۱۴۵/۷

۱۷۔ کحالہ، معجم المؤلفین، ۱۰۶/۹

۱۸۔ بروکلمان، ۲۶۲/۲؛ کشف الظنون، ۱۸۵۱/۲

۱۹۔ الزرکلی، الاعلام، ۱۹۶/۸

۲۰۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۹۵۸/۱

۲۱۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الف عن رسول ﷺ، ص ۱۱۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء

۲۲۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۹۵۸/۱

۲۲الف۔ کحالہ، معجم المؤلفین، ۲۴/۹

۲۳۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۹۵۸/۱، ۱۰۱۳/۲

۲۳الف۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ، ص ۱۸۸

۲۴۔ ابن حجر الدرر الکامنۃ، ۱۹۱/۴، الزرکلی، الاعلام، ۱۷۷/۷؛ کحالہ معجم المؤلفین، ۲۶/۱۱

۲۵۔ السخاوی، الاعلان بالتوبیخ، اردو ترجمہ، ص ۱۹۱

۲۵الف۔ کحالہ، معجم المؤلفین، ۳۰۷/۴، صلاح الدین المنجد، معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ، ص ۴۴

۲۶۔ ابن العماد، شذرات الذہب، ۲۰۸/۷-۲۰۹؛ الزرکلی، الاعلام، ۱۵۱/۴

۲۷۔ بروکلمان، ۲۷/۲، ذیل، ۷۸/۲

۲۸۔ احمد محمد شاکر، عمدۃ التفسیر عن الحافظ ابن کثیر، ۲۲/۱، دار المعارف، قاہرہ، ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۶ء
النعیمی، عبدالقادر بن محمد، الدارس فی تاریخ المدارس، ۳۷/۱، مطبعۃ الترقی، دمشق، ۱۳۶۷ھ-۷۰ھ
مصنف کی سوانح حیات کے لیے راقم کا مضمون ملاحظہ ہو، ''علامہ ابن کثیر ... احوال و آثار، فکر ونظر، جلد ۳۹، شمارہ ۱، ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد، جولائی۔ ستمبر ۲۰۰۱ء

۲۹۔ سیرۃ نبوی ﷺ کا حصہ ''البدایہ والنہایہ'' کی دوسری جلد کے آخر سے جلد ششم کے آغاز تک پھیلا ہوا ہے۔

۳۰۔ ''السیرۃ النبویۃ'' مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت لبنان، ۱۳۸۳ھ ''شمائل الرسول'' مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت لبنان، ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء

۳۱۔ ابن العماد، شذرات الذہب، ۲۳۱/۶

۳۲۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۱۹۲/۲

۳۳۔ یہ ایڈیشن مدینہ منورہ کے مکتبہ عارف حکمت کے مخطوطہ سے ماخوذ ہے۔

۳۴۔ آل عمران/۱۶۴

۳۵۔ السیوطی، جلال الدین، ذیل طبقات الحفاظ للذہبی، ص ۳۵۷-۳۵۸، مطبعۃ التوفیق، دمشق، ۱۳۴۷ھ؛ الزرکلی، الاعلام، ۲۲۶/۲

۳۶۔ ایضاً

۳۷۔ بروکلمان، ۴۷/۲

۳۸۔ ابن العماد، شذرات الذہب، ۲۶۰/۶؛ الزرکلی، الاعلام، ۲۶۰/۱

۳۹۔ ایضاً، ۲۶۰/۶، ۲۶۸

۴۰۔ کحالہ، معجم المؤلفین، ۲۱۳/۲

۴۱۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ، ص ۱۱۷

۴۲۔ قبل ازیں ابو جعفر الرعینی کے بیان میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

۴۳۔ الزرکلی، الاعلام، ۲۲۵/۲، مؤخر الذکر کتاب قاہرہ سے ۱۳۴۸ھ میں شائع ہو چکی ہے۔

(ملاحظہ ہو، معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ، ص ۳۲۱)

۴۴۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ، ص ۱۱۷، غالباً یہ ایک ہی کتاب ہے جس کے مخطوطہ کی نشاندہی صلاح الدین المنجد نے ابو جعفر الرعینی اور ابن جابر الاندلسی کے تذکرہ میں کی ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں: ماخذ و صفحہ مذکور)

۴۵۔ الزرکلی، الاعلام، ۱۹۰/۶

۴۶۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۱۰۱۲/۲؛ الزرکلی، الاعلام، ۱۹۰/۶، ابن تغری بردی (م ۸۷۴ھ) کہتے ہیں کہ ابن الشہید نے ابن ہشام کی سیرت نبویہ پچاس ہزار ابیات میں نظم کی تھی اور اس پر مزید اضافے کیے تھے۔
(ملاحظہ ہو: النجوم الزاہرۃ فی ملوک مصر والقاہرۃ لابن تغری بردی، ۱۲۵/۱۲، مطبعۃ کوستاتوماس و شرکاہ، قاہرہ، بدون تاریخ)

۴۶الف۔ الشوکانی محمد بن علی، البدر الطالع من بعد القرن السابع، ۳۵۴/۱، مطبعۃ السعادۃ، قاہرہ، الطبعۃ الاولی، ۱۳۴۸ھ

۴۷۔ السخاوی، الضوء اللامع لاہل القرن التاسع، ۱۷۳/۴-۱۷۴، منشورات دار مکتبہ الحیاۃ، بیروت لبنان، بدون تاریخ

۴۸۔ ایضاً

۴۹۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۷۴۷/۱، کحالہ، معجم المؤلفین، ۲۰۴/۵

۵۰۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ، ص ۱۲۹

۵۱۔ السخاوی، الاعلان بالتوبیخ، اردو ترجمہ، ص ۱۹۳

۵۲۔ علامہ سخاوی نے احمد بن عماد بن یوسف تحریر کیا ہے۔ ملاحظہ کیجیے ''الضوء اللامع لاہل القرن التاسع، ۴۷/۲، منشورات دار مکتبۃ الحیاۃ بیروت، لبنان، بدون تاریخ

۵۳۔ السخاوی، الضوء اللامع، ۴۸/۲؛ کحالہ، معجم المؤلفین، ۲۶/۲

۵۴۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۷۴۰/۱؛ اسماعیل پاشا البغدادی، ہدیۃ العارفین، ۱۱۸/۱

۵۵۔ ذیل بروکلمان، ۱۱۱/۲

۵۶۔ ابن العماد، شذرات الذهب، ۷/۱۱۳؛ الزرکلی، الاعلام، ۷/۳/۱۲۷، ابن شحنہ نے متعدد فنون میں کتابیں تصنیف کیں۔ لغت، دین، تصوف، احکام، فرائض اور منطق میں ان کے کئی بحر رجز کے قصیدے ہیں۔ علامہ ابن حجر نے ان کی تصانیف میں ''ارجوزہ فی سیرۃ الرسول'' کا تذکرہ کیا ہے۔ ملاحظہ ہو، الدرر الکامنۃ، ۱/۴۰۰

۵۷۔ الزرکلی، الاعلام، ۶/۲۸۲؛ کحالہ، معجم المؤلفین، ۹/۱۱۱

۵۸۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۱/۹۱۷، زرکلی نے اس کتاب کو ''مختصر السیرۃ النبویۃ'' کا نام دیا ہے ملاحظہ ہو، الاعلام، ۶/۲۸۲

۵۹۔ یہ محمد بن جماعہ کے دادا ہیں۔ یہ بھی ''سیرت نبویؐ'' کے مؤلف ہیں۔ قبل ازیں ہم ان کا تذکرہ کر چکے ہیں۔

۶۰۔ ذیل بروکلمان، ۲/۸۰۔۸۱

۶۱۔ فؤاد سزگین، تاریخ التراث العربی، ۱/۴۷۹

☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت یوسف علیہ السلام کی عملی تعلیم و تربیت

سید محمد سلیمؒ ☆

قرب خداوندی

یونانی حکماء نے یہ غلط تصور پھیلا رکھا ہے کہ تخلیق کے بعد اللہ تعالیٰ کائنات سے اور مخلوق سے بے تعلق ہوگیا ہے۔ یہی خیال جدید دور میں کارل مارکس نے پھیلایا ہے وہ کہتا ہے: قوموں کے درمیان تاریخی عمل میں دست خداوندی کی کارفرمائی نہیں ہے۔ بلکہ طبعی عوامل کے زیر اثر تاریخی تغیرات آتے رہتے ہیں۔

یہ خیال غلط ہے۔ قرآن مجید اس کو رد کرتا ہے۔ وہ فرماتا ہے:

''یقیناً میرا رب ہر چیز پر نگران ہے'' (۱)

''وہ آسمان سے زمین تک دنیا کے معاملات کی تدبیر کرتا ہے'' (۲)

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی اور ہدایت کے لیے انبیاء کرام کو دنیا میں بھیجا۔ ان کی پوری زندگی اور ساری جدو جہد اللہ تعالیٰ کی نگاہوں کے سامنے رہتی تھی۔ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں ہزار سال تک دعوت دیتے رہے مگر بد بخت قوم نے حق کو قبول کرکے ہنس دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس خبیث قوم کو فنا کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ اس قوم کو تباہ کرنے کے لیے ایک عظیم طوفان بھیجا۔ اس سے قبل اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کو ایک کشتی تیار کرنے کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''ہماری نگرانی اور ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنانی شروع کردو'' (۳)

☆ استاذ الاساتذہ محمد سلیمؒ کا یہ مضمون ان کی زندگی میں حاصل کیا گیا تھا۔ قارئین کے استفادے کے لیے پیش خدمت ہے۔